

# امام کا خلافت قبول کرنا

<"xml encoding="UTF-8?>

امام کا خلافت قبول کرنا

امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پاس خلافت قبول کرنے کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں تھا جو نکہ آپ کو یہ خوف تھا کہ

کہ بیبنی امیہ کا کوئی فاسق حاکم نہ بن جائے لہذا آپ نے فرمایا:

"وَاللَّهِ مَا تَقْدَّ مَثْ عَلَيْهَا ( ای علی الخلافة ) إِلَّا خَوْفًا مِنْ أَنْ يَنْزُوَ عَلَى الْأُمَّةِ تَيْسُ مِنْ بَنْ أُمَيَّةً، فَيُلْعَبَ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ"

(عقد الفريد ، جلد ۲، صفحہ ۹۲) ۔

"خدا کی قسم میں نے خلافت اس خوف سے قبول کی ہے کہ کہیں بنی امیہ کا کوئی بکرا امت کی خلافت کو اُچک لے اور پھر کتاب خدا کے ساتھ کھلواڑ کرے ۔

مجمع جامع اعظم کی طرف دوڑ کر آیا اور امام کا تکبیر اور تہليل کے سایہ میں استقبال کیا، طلحہ نے اسی اپنے شل ہوئے ہاتھ سے بیعت کی جس کے ذریعہ اس نے عهد الہی کا نقض کیا تھا، امام نے اس کو بدشگونی تصور کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"مَا أَخْلَقَهُ أَنْ يَنْكُثْ !"

"بیعت توڑنا تو تمہاری پرانی عادت ہے ۔"

تمام لوگوں نے آپ کی بیعت کی کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول کی بیعت تھی، عام بیعت تمام ہو گئی جس کے مانند کوئی ایک خلیفہ بھی بیعت لینے میں کامیاب نہیں ہو سکتا تھا، جس سے مسلمانوں کی خوشی کوئی ٹھکانہ، نہ رہا، امام امیر المومنین فرماتے ہیں:

"وَبَلَغَ مِنْ سُرُورِ النَّاسِ بِبَيْعَتِهِمْ إِنَّ ابْتَهَجَ بِهَا الصَّغِيرُ، وَهَدَحَ إِلَيْهَا الْكَبِيرُ، وَتَحَامَلَ نَحْوَهَا الْعَلِيلُ، وَحَسَرَتْ إِلَيْهَا الْكِعَابُ ۔"

"تمہاری خوشی کا یہ عالم تھا کہ بچوں نے خوشیاں منائیں، بوڑھے لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے آگے بڑھے بیمار اٹھتے بیٹھتے ہوئے پہنچ گئے اور میری بیعت کیلئے نوجوان لڑکیاں بھی پردہ سے باہر نکل آئیں " دنیائے اسلام میں ہمیشہ کے لئے عدالت اور حق کا پرچم لہرایا گیا اور اسلام کو اس کا اصلی اور حقیقی مل جاؤ و ماوی مل گیا ۔